احرار اور تحریک تحفظ ختم نبوت

احرار کی پاکستان میں مرزائیت سے پہلی ٹکر (قسط ۱۰)

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا مظہر علی اظہر، مولانا عنایت اللہ چشتی اور دیگر اکابر احرار اور علمائے حق کو ساتھ لے کر انگریز اور اسکے خود کاشتہ پودے کادیانیت، دونوں کا ناطقہ بند کر دیا تھا اور اس طرح امت مسلمہ کو ارتداد سے بچا کر انکے ایمان کا تحفظ کیا اور کادیان کے رہائشی لوگوں کو مرزائیوں کی دوہری غلامی سے نکال کر آزادی سے زندگی بسر کرنے کا چلن سکھایا۔ حضرات! بات ذرہ لمبی ہو گئی لیکن عصمت اللہ کے لئے یہ تعارف ضروری تھا کہ یہ کھونٹے پرناچتا ہے میں اسکو بھی جانتا ہوں۔ امید ہے آپ بھی اب واقف ہوگئے ہوں گے!

عصمت اللہ! تم نے اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہو؟ تم ہو کیا چیز؟ چند غنڈوں کے بل بوتے پر اترا رہے ہو؟ تم نے پاسبان ختم نبوت اور اسلام کے علم بردار احرار کے جرنیل اور میرے محترم رفیق مولانا محمد علی جالندھری کو تقریر کرنے سے روکنے کی جسارت کی ہے؟

یاد رکھو ہم نے تمہارے گرو گھنٹال اور اسکے پیدا کرنے والے انگریز کو یہاں سے چلتا کیا ہے، تو کیا چیز ہے۔ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ؟ اپنے خلیفہ کو ربوہ جا کر بتا دو کہ احرار والے کہتے ہیں کہ ہم نے اس الیکشن میں کھڑے ہونیوالے تمام مرزائیوں کو شکست وہزیمت سے دوچار کر کے پاکستان کی سیاست سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دیس نکال دے دیتا ہے!

عصمت اللہ تم نے یہ ناپاک جسارت پہلے بھی کی؟ اور آج پھر جب ہم چک جھمرہ ریلوے اسٹیشن پر گاڑی سے اترے تو تمہارے فرستادہ مسلح غنڈوں نے تمہارے بھتیجے کی قیادت میں ہمارے بہادر اور جانباز رضاکاروں کے منہ آنے کی کوشش کی جس کے حشر سے تو آگاہ ہو چکا ہوگا۔ میں تمہیں وارننگ دیتا ہوں کہ اگر آئندہ تم نے یا تمہارے بدمعاشوں نے کوئی مرزائی ہتھکنڈہ استعمال کیا تو ختم نبوت کے پروانے ایسا سبق دیں گے کہ امت مرزائیہ ہمیشہ یاد رکھے گی! رہا تیرے پاس مسلم لیگ کا ٹکٹ؟ جکا واسطہ دیکر تو نے پولیس کو جل دینے کی کوشش کی، تو مسلم لیگ کا میں بھی ممبر ہوں (جیب سے مسلم لیگ کی پرچی نکال کر دکھاتے ہوئے) ایس پی صاحب! آپ بھی سن لیں، پولیس قانون کی محافظ ہے مرزائیت کی نہیں۔ ہمارے پہلے جلسہ کا اعلان چار روز پہلے اخبارات کے ذریعہ ہو چکا تھا اور مقامی ایس ایچ او جلسہ شروع ہونے کے بعد کہتا ہے مولوی صاحب جلسہ ملتوی کر دیں کیونکہ میرے پاس تھانے میں نفری نہیں ہے۔ اور مرزائی فساد پر آمادہ ہیں

یہ کیا ڈرامہ تھا؟ وہ جو تمہارے بڑے لاٹ ہیں نا لاہور میں، وہاں مجھے بھی کرسی ملتی ہے، میری بات بھی سنی اور مانی جاتی ہے، ایک ٹیلیفون پر وردیاں اتروائی جا سکتی ہیں۔ لیکن کیا کروں حکومت مسلم لیگ کی ہے اور مسلم لیگ میری اپنی ہے، پولیس بھی اپنی ہے۔

بل زلف کے چاہوں تو پل بھر میں نکالوں
پر ریچ میں منہ تیرا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا

پیشتر ازیں مولانا محمد علی جالندھری نے اپنے خطاب میں خطبہٗ مسنون کے بعد قرآن پاک کی آیہ کریمہ
"قل جاء الحق وزحق الباطل ان الباطل کان زھوقا
کی تلاوت کر کے اسکا ترجمہ و تفسیر کچھ اردو اور کچھ پنجابی میں بیان کیا۔ اور کہا! عصمت اللہ تو نے مجھے چیلنج دیا تھا اور میں تیرے شہر آگیا ہوں اور دن کی روشنی میں آیا ہوں، ہزاروں کے اجتماع میں تیرے خلاف تقریر کر رہا ہوں، تجھ میں غیرت اور ہمت ہے تو اپنے غنڈوں کو لیکر میدان میں نکل؟ میں تو پردیسی مولوی ہوں اور تجھے دعوت دے رہا ہوں تو اپنے مسلح غنڈوں کو ساتھ لے آیا۔ میں، محمد ﷺ کے نہتے جانثاروں کے ساتھ تیرے شہر میں آیا ہوں اور میں نے آتے رہنا ہے، جب تک تجھے شکست نہیں ہو جاتی۔ اگر تجھے ممبر بننا ہے تو باطل عقیدہ سے توبہ کر اور مرزا غلام کادیانی پر لعنت بھیج کر محمد ﷺ کی غلامی اختیار کر، ممبر بنوانے کا میں ذمہ لیتا ہوں!

آخر میں پھر تجھے اور تیرے ساتھی غنڈوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ غنڈہ گردی سے باز رہیں۔

شکست تو تمہارا مقدر بن چکی ہے۔ تم ممبری کے خواب دیکھ رہے ہو، تمہیں علاقہ میں گالی نہ بنا دیا تو کہنا۔

اسکے بعد مولانا نے لوگوں سے ہاتھ اٹھوا کر وعدہ لیا کہ ختم نبوت کے باغی عصمت اللہ کو ووٹ نہیں دیں گے!

ظہر کی اذان کے ساتھ ہی جلسہ اختتام پذیر ہوا اسی رات مولانا محمد علی جالندھری نے تمام امیدواران کی میٹنگ چک جھمرہ میں بلوائی تھی تاکہ کسی ایک کینڈیڈیٹ کے حق میں فیصلہ ہو سکے اور ووٹ تقسیم نہ ہوں۔ میٹنگ میں نہ صرف چاروں امیدوار بلکہ علاقہ کے کافی بااثر لوگ بھی شامل ہوئے، دوپہر کے جلسہ کا اثر ابھی تازہ تھا۔ سب نے دیکھ لیا تھا کہ عصمت اللہ کا رعب و دبدبہ سب ہوا ہو چکا تھا اور اسکا اثر و رسوخ بھی کسی کام نہ آیا تھا۔ علاقہ کے چودھریوں اور چاروں امیدواروں نے متفقہ طور پر کہہ دیا کہ مولانا آپ جس بھی امیدوار کے حق میں فیصلہ دیں ہمیں منظور ہے۔ باقی تینوں امیدوار اسکے حق میں دست بردار ہوتے ہیں۔ چنانچہ مولانا محمد علی جالندھری نے علاقہ کی بعض بااثر شخصیات کے ساتھ مشورہ کر کے چودھری ممتاز احمد ایڈووکیٹ کے حق میں فیصلہ دیدیا۔ باقی تینوں حضرات نے اپنی دست برادری کا اعلان بذریعہ اخبارات کر دیا۔ چنانچہ انتخابی مہم زور شور سے شروع کر دی گئی۔ گاؤں گاؤں جلسے ہوتے رہے، ملاقاتوں کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ مرزائی اپنی خباثت کا مظاہرہ کرتے رہے، دوچار جگہ مار کٹائی ہوئی، بعض جگہ گولی بھی چلی۔ مرزائیوں کی کوشش تھی کہ کسی طرح مولانا محمد علی جالندھری کو نشانہ بنایا جائے لیکن جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔

اس مہم میں لائل پور کے سب احرار کارکن شریک تھے۔ خصوصاً میاں محمد عالم بٹالوی مرحوم، شیخ خیر محمد مرحوم، شیخ محمد شریف برادر اصغر شیخ عبدالمجید امرتسری نے انتھک محنت کی اور دن رات ایک کر دیا۔

شاہ جی نے بھی بعض دیہاتوں میں تقریریں کیں۔ پیر قطبی شاہ، شاہ جی سے ملکر بہت متاثر ہوئے۔ ہر جلسے میں شاہ جی کا تعارف اپنے مریدوں سے لہنی زبان میں کراتے ہوئے کہتے۔

"میں قربان تھیواں سید بادشاہ توں، ایہہ تشریف گھن آئے ہن، ساڈے بھاگ جاگ پئے ہین، سید بادشاہ جنت دے سردار ہین جو انہاں دی گال منیسی اوہ جنتی تھیسی تے انکار کرن والا دوزخ سڑسی۔ ہاں میں تہاڈا پیر ہاں تے تساں اپنے پیر دی گال منّو تے عصمت اللہ مرزائی نوں بھجا چھوڑو۔ بس مرزائی نوں ہر حال وچ شکست ڈیونی ہے"۔

یعنی شاہ جی تشریف لے آئے ہیں۔ میں ان پر قربان ہو جاؤں، ہماری قسمت جاگ اٹھی ہے۔ یہ سید بادشاہ جنت کے سردار ہیں، ان کی بات ماننے والا جنت میں جائیگا اور نہ ماننے والا دوزخ میں۔ ہر حال میں مرزائی عصمت اللہ کو شکست دینی ہے۔ میں تمہارا پیر ہوں میری بات کو مانو اور مرزائی کو شکست دے دو۔

اس انتخابی مہم میں بعض لطیفے بھی ہوئے۔ ایک گاؤں میں جلسہ تھا۔ شاہ جی کی تقریر تھی، پیر قطبی شاہ بھی ساتھ تھے، گرمی کا موسم نہ تھا، شاہ جی چونکہ بہت ٹھنڈا پانی پیتے تھے تھرماس ہر وقت برف سے بھری رہتی۔ پیر قطبی شاہ نے اکثر دیکھا تھا کہ شاہ جی جب تھرماس سے پانی پیتے تو انکی آواز میں اور نکھار آجاتا ہے۔ پیر صاحب نے اسے کرامت پر محمول کرتے ہوئے ایک روز تقریر سے پہلے خوب جی بھر کر تھرماس سے پانی پیا پھر جب تقریر کرنے لگے تو گلا جواب دے چکا تھا، بولیں کیسے؟ بڑی مشکل سے شاہ جی سے مخاطب ہوئے... "پیرا میرا تے گھگو بند تھی گیا اے"۔ شاہ جی ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو گئے۔ ایسے ہی ایک گاؤں "قادو کے وبہ" میں جلسہ تھا۔ شاہ جی اپنا دورہ مکمل کر کے جا چکے تھے اور مولانا محمد علی بھی لائل پور گئے ہوئے تھے۔ جلسہ کا وقت صبح دس بجے تھا۔ تمام قریبی دیہاتوں میں منادی ایک روز پہلے کرادی گئی تھی۔ لوگ کافی تعداد میں جمع ہو چکے تھے۔ ساڑھے دس بج گئے۔ مولانا محمد علی بھی کسی وجہ سے ابھی تک نہ پہنچ سکے تھے۔ گاؤں چونکہ پیر قطبی شاہ کے مریدوں کا تھا وہ ایک دن پہلے سے ایک مرید کے گھر براجمان تھے۔ اور مریدوں کے جھرمٹ میں مولانا محمد علی جالندھری کا انتظار کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک مجسٹریٹ بمع چند پولیس والوں کے آن وارد ہوئے۔ نمبردار کو بلایا اور دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا نمبردار نے گاؤں میں ڈونڈی پٹوادی۔ لٰہذا جلسہ گڑبڑ ہو گیا۔ میاں محمد عالم بٹالوی نے پیر قطبی شاہ سے کہا کہ آئیے مجسٹریٹ سے بات کرتے ہیں۔ الیکشن کے دنوں میں جلسہ بند نہیں کیا جا سکتا جبکہ یہاں کوئی دنگہ فساد بھی نہیں ہوا۔ پیر صاحب مردانے کمرہ میں بیٹھے ہوئے تھے، اٹھ کر گھر کے اندر کمرہ میں چلے گئے اور جاتے ہوئے کہنے لگے۔ میاں صاحب اب کیا ہو سکتا ہے؟ خود

مجسٹریٹ آگئے ہیں تو صاحب بہادر سے بات کیسے کریں؟ پولیس بھی آگئی ہے۔ "نا بابا ایہہ سرکار دی گال ہے، قانون دا معاملہ ہے کوئی مسئلے مسائل دی گال نئیں، میں تا اتھاں بیٹھا ہاں، صاحب نوں آکھو جے پیر صاحب ونجی گئے ہین" اتنے میں مولانا محمد علی جالندھری تشریف لے آئے۔ انہیں صورت حال سے آگاہ کیا گیا اور بتایا کہ پیر صاحب اندرونی کمرے میں چلے گئے ہیں۔ مولانا مسکرائے اور میاں محمد عالم بٹالوی اور چند دیگر کارکنان کے ہمراہ نمبردار کی حویلی میں پہنچ گئے اور مجسٹریٹ سے ملکر دریافت کیا کہ دفعہ ۱۴۴ کے تحت آپ نے کیا پابندی عائد کی ہے۔ میں نے سنا ہے کہ آپ نے جلسہ بند کردیا ہے مجسٹریٹ نے کہا میں نے صرف جلسہ گاہ میں آتشین اسلحہ لیکر آنے پر پابندی عائد کی ہے اور دیگر کسی قسم کے اسلحہ کے نمائش پر بھی پابندی ہے۔

مولانا نے کہا کہ آپ کے حکم پر نمبردار نے جو منادی کرائی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ علاقہ مجسٹریٹ کے حکم پر دفعہ ۱۴۴ کے تحت جلسہ نہیں ہوگا۔ مجسٹریٹ نے اس سے صاف انکار کیا اور لکھ کر چوک میں اشتہار لگوا دیا کہ جلسہ پر کوئی پابندی نہیں ہے، صرف آتشین اور دیگر کسی قسم کا اسلحہ لیکر آنے اور اسکی نمائش پر پابندی ہے۔

مولانا محمد علی جالندھری نے واپس آکر پیر صاحب کو بتایا کہ حضرت جلسہ پر کوئی پابندی نہیں ہے آئیے جلسہ گاہ میں چلتے ہیں تو پیر قطبی شاہ نے کہا میں تو لوگوں کو پہلے ہی کہہ رہا تھا کہ میرے ہوتے ہوئے جلسہ کون بند کرا سکتا ہے؟ ایسی دفعات ہمارا کیا بگاڑ سکتی ہیں ہم کوئی ڈرنے والے ہیں ایسے کئی مجسٹریٹ دیکھے بھالے ہیں اور پھر یہ جلسہ بھی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اسی طرح حلقۂ انتخاب میں جلسے بھی ہوتے رہے، جلوس بھی نکلتے رہے، دوچار جگہ مرزائیوں سے ٹکراؤ بھی ہوا لیکن ہر جگہ اللہ کے فضل و کرم سے مرزائی دُم دبا کر بھاگتے نظر آئے اور گاؤں گاؤں یہ نعرے گونجتے رہے اسلام زندہ باد، پاکستان پائندہ باد، حضرت امیر شریعت زندہ باد، مرزائیت مردہ باد، عصمت اللہ مرزائی مردہ باد، عصمت اللہ مرزائی کو ووٹ دینا حرام ہے۔ ان نعروں کی گونج میں عصمت اللہ اپنی برادری اور غنڈہ گردی کے باوجود شکست فاش سے دوچار ہوا۔ فالحمدللہ

باذوق قارئین کے مطالعہ کے لئے دو نئی کتابیں

* افکار شیعہ
مولانا سعید الرحمن علوی مرحوم (قیمت=/150 روپے)

* واقعۂ کربلا اور مراسم عزاء
مولانا سعید الرحمن علوی مرحوم (قیمت=/80 روپے)